www.ShianeAli.com

۱۳
روداد سنی جب کہ رقیہؑ سے یہ ساری — تب لاشۂ مظلوم پہ لرزہ ہوا طاری
اور حلق بریدہ سے یہ کلمہ ہوا جاری — اب صبر کرو روح ہے بے چین ہماری

مرثیہ نمبر ۲۳/۳

سر ہم نے تو صدقے سر مولا یہ کیا ہے
اور تم کو کنیزی میں سکینہؑ کی دیا ہے

۱
اے قریب کوفہ جو مہمان کربلا — غل تھا کہ آئے عترتِ سلطان کربلا
کرب و بلا میں ہیں جو اسیرانِ کربلا — پیشِ نظر ہے حال پریشان کربلا

لاکھوں ستم جو راہ میں ان سب پہ ہوتے تھے
کرتے تھے یاد وارثوں کو اور روتے تھے

۲
لکھا ہے یہ کتابِ صحیحہ میں مومنو — محبوس تھے جو کوفہ میں مختارِ نیک خو
ان کو نہ یہ خبر تھی کیا قتل شاہ کو — لائے میانِ کوفہ سرِ شاہ کینہ جو

محبوس ہو کے عابدِ بیمار آئے ہیں
جنت سے رونے احمدِ مختار آئے ہیں

۳
مابینِ قید کہتا تھا مختارِ با وفا — کچھ غم نہیں جو قید مصیبت میں ہو مبتلا
میری خبر لیں گے اگر سبطِ مصطفیٰ — مشکل کشا کے صدقے سے ہو جاؤں گا رہا

گردش زمانہ کی ہے نہ قسمت کا پھیر ہے
آقا کو میرے کوفہ میں آنے کی دیر ہے

۴
مختار رو کے کہتے تھے یہ سخن اور یہ کلام — اس کی نہ تھی خبر اُسے مارے گئے امام
لشکر جو تھا قلیل ہوا قتل وہ تمام — ہمشکلِ مصطفیٰؐ ہے نہ عباسؑ تشنہ کام

اکبرؑ نے نیزہ کھایا ستم پر ستم ہوئے
سقائے اہلبیتؑ کے شانے قلم ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

۵
قاسم ہیں زندہ اور نہ زینبؑ کے لاڈلے
اصغرؑ جو چھ مہینے کے نازوں سے تھے پلے
مرنے کے بعد تیغوں سے کاٹے گئے گلے
جنت میں جاکے پہونچے نہ وہ گھٹنیوں چلے

سجادؑ اک نحیف ہیں سو صدمے اٹھائے ہیں
باباکے سر کے ساتھ اسیری میں آئے ہیں

۶
ابن زیاد کی یہ تعقید تھی بار بار
جو رحم ان پہ کھائے گا ہوگا گناہ گار
بی بیوں پہ شوق سے کریں سب ظلم بے شمار
چادر نہ اوڑھنے کے لئے دینا زینہار

سر ننگے ہوں بندھے ہوئے رسی سے ہاتھ ہوں
حاضر اسیر سب سر سرور کے ساتھ ہوں

۷
ناگاہ آئے محفل حاکم میں سب اسیر
غیرت کے مارے مرتے تھے مقبول رب اسیر
سر ننگے بال کھولے بہ رنج و تعب اسیر
روتے تھے وارثوں کو بحال عجب اسیر

کس منہ سے وہ بیان کروں جو ظلم ہوتے تھے
ابن زیاد ہنستا تھا سجادؑ روتے تھے

۸
بیٹھا ہوا تھا حاکم بے پیر اک طرف
سر ننگے سب تھے صاحب تطہیر اک طرف
طشت طلا میں تھا سر شبیرؑ اک طرف
غم کھا رہے تھے عابد دلگیر اک طرف

تازہ جو بیکسوں پہ مصیبت پڑی تھی آہ
ہاتھوں سے منہ کو ڈھانپے سکینہؑ کھڑی تھی آہ

۹
بولا ازراہ فخر عبید اللہ زیاد
آئندہ پھر نہ کوفے میں ہم سے کرے فساد
لاؤ اسے جو قید ہے مختارؑ خوش نہاد
مارے گئے وہ جن سے کہ رکھتا تھا اعتقاد

آقا کا سوگ چاہیے رکھنا غلام کو
دکھلایئے سر حسین علیہ السلام کو

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

یہ کہہ کے کچھ پیادے روانہ کیے شتاب — مختار کے جو پاس گئے خانماں خراب
۱۰ بولے کہ کیا ہے قید میں با دیدۂ پُرآب — برپا ہے جشن قتلِ شہ آسماں جناب
حاضر ہو چل کے تو بھی بڑا ازدہام ہے
محفل ہے آج جشن کی دربارِ عام ہے

یہ سن کے اپنے ہاتھوں کو مختار نے ملا — پوچھا کہاں کا شاہ تھا جس کا کٹا گلا
۱۱ کہنے لگے پیادے وہ تھا شاہِ کربلا — پیاسا تھا جس پہ خنجرِ ظلم و جفا چلا
وہ بولا ٹکڑے ٹکڑے دل اپنا تمام ہے
للہ یہ بتاؤ کہ کیا اس کا نام ہے

کہنے لگے پیادے کہ کیا پوچھتا ہے نام — باتیں نہ کر زیادہ نہیں دیر کا مقام
۱۲ خود چل کے دیکھ لینا سرِ شاہِ تشنہ کام — ناموس اس کا جیتا ہے وہ قید ہے تمام
جس جا وہ سر ہے تجھ کو بھی بٹھلائیگا وہاں
دریافت اس کا نام بھی ہو جائے گا وہاں

مختار جا کے پہونچا جو دربارِ عام میں — دیکھا وہاں سر ہیں کچھ ازدہام میں
۱۳ روتی ہیں سکینہؑ ماتمِ شاہِ انام میں — سب خوش ہیں اہلِ کوفہ میں اہلِ شام میں
اک لڑکی کہہ کے ہائے پدر رواں جو روتی ہے
رونے نہ پائے کوئی یہ تاکید ہوتی ہے

یہ دیکھتا جو آگے بڑھا وہ نکو نہاد — دیکھا کہ بیٹھا خوش ہے عبید اللہ زیاد
۱۴ کہتا ہے فضلِ حق سے بر آئی مری مراد — مانندِ عید جشن ہے ہر اک ہے شاد شاد
دربار دشمنوں سے سارا بھرا ہوا
طشتِ طلا میں ہے سرِ پُرخوں دھرا ہوا

Presented by www.ziaraat.com

حیران ہوا یہ دیکھ کے مختارؓ خوشخصال
یہ تو سرِ حسینؑ ہے رشکِ مہِ کمال
پھر دیکھا غور سے تو یہ کرنے لگا مقال
ہے ہے شہید ہو گیا کیا فاطمہؑ کا لال ۱۵

کیا کیا تھیں حسرتیں دلِ اندوہناک میں
ارمان میرے مل گئے سب ہا خاک میں

دریا بہا کے آنکھوں سے اس دم وہ با وفا
آقا کے سر سے لپٹا بصد نالہ و بکا
سر پٹیا چلا کے نزدِ سرِ شاہِ کربلا
منہ رکھ کے اس گلوئے بریدہ پہ یہ کہا ۱۶

حاضر ہوں اس غلام سے کوئی تو کام لو
ناچیز اس غلام کا آقا سلام لو

مرثیہ نمبر ۲۴/۱

نمازِ عصر کو جب شاہ نے تمام کیا
تباہ خیمۂ سلطانِ تشنہ کام کیا
جدا بدن سے لعیں نے سرِ امام کیا
حرم کو اونٹوں پہ بٹھلا کے قصدِ شام کیا ۱

سرِ حسینؑ چلا عترتِ رسولؐ چلی
ادھر جلو میں علیؑ اور ادھر بتولؑ چلی

حرم کو اہلِ جفا راہ میں ستاتے تھے
کبھی مریض پہ دستِ جفا اٹھاتے تھے
سرِ حسینؑ کبھی نیزے سے گراتے تھے
یہ ٹوک ٹوک کے رہگیروں کو سناتے تھے ۲

اسیر ہے یہ نبیؐ کے وزیر کا کنبہ
برہنہ سر ہے جنابِ امیرؑ کا کنبہ

جب ایک روز کے رستہ پہ شہرِ شام رہا
اسیروں کو بھی برابر بٹھا دیا اک جا
مقیم شب کو ہوئے ایک قریہ میں اعدا
کہا کہ شام میں کل ہوگا داخلہ سب کا ۳

سنا جو داخلۂ شام تھرتھرانے لگے
جبیں پہ خاکِ حرم شام سے لگانے لگے

Presented by www.ziaraat.com